

عدل الہی کیا ہے؟

<"xml encoding="UTF-8?">

عدل الہی کیا ہے؟ خدا کی صفات میں سے صرف عدل کو اصول دین کا جزو کیوں قرار دیا گیا ہے؟
”عدالت“ اور ”مساوات“ کے درمیان فرق

۱۔ تمام صفات الہی سے کیوں صرف عدل کو چنا گیا ہے؟

اس بحث میں دوسری چیزوں سے پہلے یہ نکتہ واضح ہونا چاہئے کہ عدالت کو جو کہ صفات خدا میں سے ایک صفت ہے، بڑے علماء نے دین اصول کے پنجگانہ میں سے ایک اصل کے طور پر کیوں منتخب کیا ہے؟ خداوند متعال عالم ہے، قادر ہے، عادل ہے، حکیم ہے، رحمان و رحیم اور ازلی وابدی ہے، خالق و رازق ہے۔ ان تمام صفات میں سے کیوں صرف عدالت کا انتخاب کیا گیا ہے اور اسی کو دین کے پنجگانہ اصول میں سے ایک قرار دیا گیا ہے؟
اس سوال کے جواب کے سلسلہ میں چند مطالب کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے:

۱۔ خداوند متعال کی صفات میں عدالت کو ایک ایسی اہمیت حاصل ہے کہ بہت سی دوسری صفات اس کی طرف پلٹتی ہیں، کیونکہ ”عدالت“ اپنے وسیع معنی میں ہر ایک چیز کو اپنی جگہ پر قرار دینا ہے۔ اس صورت میں حکیم، رزاق، رحمان و رحیم اور ان جیسی دوسری صفات اس پر منطبق ہوتی ہیں۔

۲۔ معاد کا مسئلہ بھی ”عدل الہی“ پر منحصر ہے۔ انبیاء و مرسلین کی نبوت و رسالت اور ائمہ کی امامت بھی عدل الہی سے مربوط ہیں۔

۳۔ اسلام کی ابتداء میں عدل الہی کے مسئلہ پر کچھ اختلافات رونما ہوئے:
سنی مسمانوں کا ایک گروہ جنہیں ”اشاعرہ“ کہتے تھے، عدل الہی کے بالکل منکر ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ خدا کے بارے میں عدل و ظلم کوئی مفہوم نہیں رکھتا ہے۔ پوری کائنات اس کی ملک ہے اور اس سے متعلق ہے، وہ جو بھی کام انجام دے وہی عین عدالت ہے۔ یہاں تک کہ وہ حسن و قبح عقلی کے بھی قائل نہیں تھے۔ وہ کہتے تھے کہ ہماری عقل اکیلے ہی برے اور بھلے کو درک نہیں کر سکتی ہے، یہاں تک کہ نیکی کر نے کی خوبی اور ظلم کی بدی کو بھی درک نہیں کر سکتی ہے (وہ اس قسم کے بہت سے مغالطے سے دوچار تھے)
اہل سنت کا ایک دوسرا گروہ جنہیں ”معتزلہ“ کہتے تھے اور تمام ”شیعہ“ پرور دگار عالم کے بارے میں عدالت کے اصول کے قائل تھے اور کہتے تھے وہ ہر گز ظلم و ستم نہیں کرتا ہے۔

ان دو گروہوں کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کے لئے دوسرے گروہ کا نام ”عدلیہ“ رکھا گیا، جو عدل الہی کو اپنے مکتب کی علامت کے عنوان سے اصول دین کا جزو سمجھتے تھے اور پہلے گروہ کا نام ”غیر عدلیہ“ رکھا گیا، شیعہ ”عدلیہ“ گروہ میں شمار ہوتے تھے۔

شیعوں نے دوسرے تمام عدلیہ سے اپنے آپ کو مشخص کرنے کے لئے ”امامت“ کو بھی اصول دین کا جزو قرار دیا۔

لہذا جہاں کہیں بھی ”عدل“ و ”امامت“ کی بات ہو وہ ”شیعہ امامیہ“ کی پہچان ہے ۔

۲۔ چونکہ فروع دین ہمیشہ اصول دین کا ایک پرتو ہے اور عدالت الہی کا اثر انسانی معاشروں میں غیر معمولی طور پر مؤثر ہے اور انسانی معاشرے کی اہم ترین بنیاد بھی اجتماعی عدالت پر منحصر ہے ،اس لئے عدالت کو اصول دین کے ایک جزو کے طور پر چن لینا ایک ایسا راز ہے جو انسانی معاشرے میں عدل کو زندہ کرنے اور ہر قسم کے ظلم و ستم سے مقابلہ کرنے کا سبب بنتا ہے۔

جس طرح پروردگار کی توحید ذات و صفات اور اس کی عبادت و پرستش کی توحید انسانی معاشرے میں وحدت و یکجہتی اور اتحاد کا نور ہے اور توحید صفوف کو تقویت بخشتی ہے ،اسی طرح انبیاء اور ائمہ کی رہبری بھی انسانی معاشرے میں ”سچی (عادلانہ) رہبری“ کا مسئلہ القا کرتی ہے۔ اس لئے پوری کائنات پر حاکم پروردگار کی عدالت کی اصل انسانی

معاشرے کے تمام مواقع میں عدالت کی ضرورت کی طرف ایک اشارہ و راز ہے۔
عظیم عالم خلقت عدالت پر برقرار ہے۔ انسانی معاشرہ بھی اس کے بغیر برقرار نہیں رہ سکتا ہے۔

۲۔ عدالت کیا ہے؟

عدالت کے دو مختلف معانی ہیں:

۱۔ اس لفظ کے وسیع معنی ،جیسا کہ ہم نے بیان کئے ”ہر چیز کا اپنی جگہ پر قرار پانا“ ہیں ۔ دوسرے الفاظ میں موزون اور متعادل ہونا ہے ۔

عدالت کے یہ معنی ،پوری خلقت کائنات، عالم کے نظام ،ایٹم ،انسانی وجود کی بناوٹ اور تمام نباتات و حیوانات میں پائے جاتے ہیں ۔

یہ وہی بات ہے جو پیغمبر اسلام کی مشہور حدیث میں بیان ہوئی ہے کہ آپنے فرمایا:
”بالعدل قامت السموات والارض“

”عدالت کے ذریعہ آسمان اور زمین برقرار ہیں“

مثال کے طور پر اگر زمین کے قوائے ”جاذبہ“ و ”دافعہ“ اپنے توازن کو کھودیں اور ان میں سے ایک دوسرے پر غلبہ پاجائے تو زمین ،یاسورج کی طرف جذب ہو جائے گی،اس میں آگ لگ جائے گی اور نابود ہو جائے گی اور یا اپنے مدار سے خارج ہو کر وسیع فضا میں آوارہ ہو کر نابود ہو جائے گی ۔

عدالت کے اسی معنی کو شاعر نے مندرجہ ذیل مشہور اشعار میں بیان کیا ہے :

عدل چبود ؟وضع اندر موضعش ظلم چبود؟وضع در نا موضعش

عدل چبود؟آب دہ اشجارا ظلم چبود ؟آب دادن خاررا

عدل کیا ہے؟ہر چیز کو اس کی جگہ پر رکھنا ۔ظلم کیا ہے ؟چیز کو اس جگہ پر نہ رکھنا۔

عدل کیا ہے ؟ درختوں کو پانی دیناظلم کیا ہے ؟کانٹوں کو پانی دینا۔

واضح ہے کہ پھولوں کے پودے یا میوہ دار درخت کی آبیاری کی جائے تو یہ اس کا صحیح استعمال ہے اور عین

عدالت ہے۔ اگر بیکار گھاس پھوس یا کانٹوں کی آبیاری کی جائے تو یہ اس کا صحیح استعمال نہیں ہے اور عین ظلم ہے۔

۲۔ عدالت کے دوسرے معنی ”افراد کے حقوق کی رعایت کرنا“ ہیں اور اس کا مخالف ”ظلم“ یعنی دوسروں کا حق چھین کر اپنے لئے مخصوص کرنا، یا کسی کا حق چھین کر دوسرے کو دینا یا تفریق کا قائل ہونا ہے، اس صورت میں کہ بعض کو ان کا حق ادا کریں اور بعض کو ان کا حق ادا نہ کریں۔ واضح ہے کہ دوسرے معنی ”خاص“ اور پہلے معنی ”عام“ ہیں قابل توجہ بات ہے کہ ”عدل“ کے دونوں معانی خداوند متعال کے بارے میں صحیح ہیاگر چہ ان مباحث میں زیادہ تر دوسرے معنی مقصود ہیں۔ عدل الہی کے معنی یہ ہیں کہ خداوند متعال نہ کسی کا حق چھینتا ہے اور نہ کسی کا حق کسی دوسرے کو دیتا ہے اور نہ افراد کے درمیان امتیاز برتتا ہے، وہ ہر لحاظ سے عادل ہے۔ اس کی عدالت کے دلائل سے اگلی بحث میں آگاہ ہوں گے۔

”ظلم“ کسی کا حق چھیننے کے معنی میں ہو یا کسی کا حق کسی دوسرے کو دینے کے معنی میں یا تفریق و زیادتی کی صورت میں، خدا کی ذات کے بارے میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ وہ برگز نیک انسان کو سزا نہیں دیتا ہے اور بُرے انسان کی تشویق نہیں کرتا ہے۔ کسی سے دوسرے کے گناہ پر مواخذہ نہیں کرتا ہے اور بُرے اور بھلے سے ایک ہی قسم کا برتاؤ نہیں کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر ایک بڑے معاشرے میں ایک شخص کے علاوہ سب گناہ گار ہوں تو خداوند متعال اس ایک شخص کے حساب کو دوسروں سے جدا کرتا ہے اور اسے گناہ گاروں کے ساتھ سزا میں شامل نہیں کرتا ہے۔

یہ جو ”اشاعرہ“ کی جماعت نے کہا ہے کہ ”اگر خدا تمام انبیاء کو جہنم میں ڈال دے اور تمام بدکاروں اور ظالموں کو بہشت میں ڈال دے، تو یہ ظلم نہیں ہے“ یہ ایک بیہودہ، ناشائستہ، شرم ناک اور بے بنیاد بات ہے، جس شخص کی بھی عقل خرافات اور تعصب سے آلودہ نہ ہو گی وہ اس بات کے قبح کی گواہی دے گا۔

۳۔ مساوات اور عدالت میں فرق۔

ایک اور اہم نکتہ، جس کی طرف اس بحث میں اشارہ کرنا ضروری ہے، یہ ہے کہ بعض اوقات ”عدالت“ کا ”مساوات“ سے مغالطہ کیا جاتا ہے اور تصور کیا جاتا ہے کہ عدالت کے معنی یہ ہیں کہ مساوات کی رعایت کی جائے، جبکہ ایسا نہیں ہے۔

عدالت میں ہرگز مساوات شرط نہیں ہے بلکہ حق اور ترجیحات کو مدنظر رکھا جانا چاہئے۔

مثال کے طور پر ایک جماعت کے شاگردوں میں عدالت یہ نہیں ہے کہ سب کو مساوی نمبر دئے جائیں اور دو مزدوروں کے درمیان یہ عدالت نہیں ہے کہ دونوں کو مساوی مزدوری دی جائے۔ بلکہ عدالت یہ ہے کہ ہر شاگرد کو اس کی لیاقت اور صلاحیت کے مطابق نمبر دئے جائیں اور ہر مزدور کو اس کی محنت کے مطابق مزدوری دی جائے۔

عالم فطرت میں بھی وسیع معنی میں عدالت کا مفہوم یہی ہے۔ اگر ایک وہیل مچھلی کا دل جس کا وزن تقریباً ایک ٹن ہو تا ہے، ایک چڑیا کے دل کے برابر ہوتا تو یہ عدالت نہیں تھی۔ اگر ایک مضبوط لمبے درخت کی جڑ ایک چھوٹے سے پودے کی جڑ کے برابر ہو تو یہ عدالت نہیں ہے بلکہ عین ظلم ہے۔

عدالت کے معنی یہ ہیں کہ ہر مخلوق اپنے حق، استعداد اور صلاحیت کے مطابق اپنا حصہ حاصل کرے۔